QADIMS LUMIÈRE

Montessori to Matric O & A Level
School & College

گرمیوں کی چھٹیوں کا کام

جماعت ہفتم

اردو

CamScanner

ہر معاملے کی گہرائی میں نہ جاؤ

پرانے زمانے کی یہ کہانی بڑی دلچسپ ہے۔ایک کسان جس کے پاس تھوڑی سی زمین تھی اور اس کا کنبہ بہت بڑا تھا اس لیے اس زمین سے ہونے والی آمدنی سے اس کا گزارہ نہیں ہوتا تھا۔اس کی بیوی نے دو بھینسیں رکھی ہوئی تھیں وہ ان کا دودھ نکالتی، دودھ سے گھی، مکھن اور پنیر بناتی۔ یہ غریب کسان جس کا نام عبدل تھا بیوی کی بنائی ہوئی یہ چیزیں لے کر قریب کے شہر مین جاتا تھا اور انہیں وہاں فروخت کر کے اس کے ہاتھ جو رقم آتی اس سے شہد خرید کر اپنے علاقہ میں آتا کیونکہ اس گاؤں میں شہد کی کافی مانگ تھی۔شہد ہاتھوں ہاتھ بک جایا کرتا تھا۔مشکل یہ تھی کہ جب وہ اپنا سامان لے کر شہر کے دروازے پر پہنچتا وہاں موجود دربان اسے روک لیتا اور کہتا کہ قاضی کے اجازت نامہ کے بغیر تم شہر میں داخل نہیں ہو سکتے۔اصل میں یہ دربان بڑا لالچی اور راشی تھا۔اس کی کوشش ہوتی تھی کہ شہر میں داخل ہونے والے ہر شخص سے کچھ نہ کچھ ضرور ہتھیا لے۔ایک مرتبہ عبدل مکھن اور پنیر کے تیں برتن لے کر آیا تو دربان نے اسے روک کر کہا تم اجازت نامہ کے بغیر شہر میں داخل نہیں ہو سکتے۔عبدل تھوڑی دیر سوچتا رہا آخر اس نے دربان سے کہا بھائی تم ایسا

کر دو کہ ان برتنوں میں سے ایک برتن تم رکھ لو۔ دربان نے برتن کھول کر دیکھا تو اس میں سے تازہ پنیری مہک آ رہی تھی۔ برتن رکھ کر اس نے عبدل کو شہر میں داخل ہونے کی اجازت دے دی۔ عبدل کا سارا مال بہت صاف ستھرا اور تازہ تھا اس لیے بہت جلد فروخت ہو گیا۔ اس نے اس رقم سے شہد خریدا اور واپسی کا راستہ لیا۔ شہر کے دروازے پر پھر دربان نے اسے روک لیا اور قاضی کا اجازت نامہ طلب کیا۔ عبدل کو پھر شہد کی ایک بڑی بوتل دربان کے حوالے کرنا پڑی تب اس نے عبدل کو شہد کی بھری ہوئی بوتلیں شہر سے باہر لے جانے کی اجازت دی۔

گھر آ کر عبدل سوچنے لگا کہ اگر ہر بار میں یونہی دربان کو اپنا مال دیتا رہا تو مجھے تو بہت نقصان ہو جائے گا۔ کیا کروں، قاضی سے شہر میں داخل ہونے کا اجازت نامہ کیسے حاصل کروں۔ اگلے دن وہ اپنی درخواست لے کر قاضی کے پاس گیا۔ مگر قاضی اپنی کتابوں میں گم تھا یوں جیسے وہ بہت مصروف ہے۔ قاضی نے کہا اس وقت میں بہت مصروف ہوں عبدل مایوس لوٹ آیا۔ وہ دوسرے دن پھر قاضی کے پاس گیا قاضی نے اسے پھر ٹال دیا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ قاضی آخر ایسا کیوں کر رہا ہے۔ وہ مایوسی کے عالم میں واپس اپنے گاؤں کی طرف جا رہا تھا تو اسے ایک نورانی چہرے والے باریش بزرگ مل گئے۔ عبدل نے جب اپنی مشکل ان کے سامنے پیش کی تو وہ بولے اس شہر میں تو رشوت کے بغیر کوئی کام نہیں چلتا۔ تم قاضی کی خدمت میں کچھ نذرانہ پیش کرو گے تب تمہارا کام ہو گا۔

CamScanner

عبدل جس برتن میں پنیر لایا کرتا تھا اس میں سے ایک برتن میں اس نے گوبر بھر لیا اور اوپر کی تھوڑی سی جگہ خالی رکھی اس خالی جگہ میں پنیر ڈال دیا اس طرح یوں لگ رہا تھا کہ پورا برتن پنیر سے بھرا ہوا ہے۔ عبدل نے جب یہ برتن قاضی کی خدمت میں یہ کہہ کر پیش کیا کہ حضور یہ ہمارے علاقہ کی خاص سوغات ہے۔ آپ اسے قبول فرمائیں۔ قاضی نے برتن ایک طرف رکھ کر عبدل سے پوچھا لاؤ تمہاری درخواست کہاں ہے۔ عبدل نے درخواست سامنے رکھی تو قاضی نے فوراً اس پر دستخط کے دیئے۔ عبدل نے اجازت نامہ تہہ کر کے اپنی جیب میں رکھ لیا اور قاضی سے پوچھا حضور کیا بغیر پنیر کے آپ میری درخواست پر دستخط نہیں کر سکتے تھے۔ قاضی نے کہا تمہیں آم کھانے سے غرض ہے یا پیڑ گننے سے۔ تمہارا کام ہو گیا اب اپنے گھر جاؤ اور یاد رکھو معاملے کی گہرائی میں کبھی نہیں جانا چاہیے۔

عبدل نے قاضی کے دفتر سے باہر قدم رکھا اور اونچی آواز میں بولا قاضی صاحب آپ بھی برتن کی گہرائی میں نہ جایئے گا۔ یہ کہا اور اپنے گاؤں کی طرف جانے والے راستے پر چل پڑا۔

ادلے کا بدلہ

پرانے زمانے میں جب بادشاہوں کا راج ہوتا تھا تو ہر بادشاہ اپنا دل بہلانے اور اپنی تفریح کے لیے انوکھے احکامات صادر کیا کرتے تھے۔ عوام بیچارے اتنے مجبور ہوتے تھے کہ بادشاہ کا حکم ماننے کے سوا ان کے پاس اور کوئی چارہ نہیں ہوتا تھا۔ ایک دفعہ سلطان محمود نے سوچا کیوں نہ اپنے کسی درباری کو کسی ایسے امتحان میں ڈالا جائے کہ اس کی سیٹی گم ہو جائے۔ اس نے ایک درباری کو بلا کر حکم دیا کہ آج کی رات تم محل کے اس بلند مینار پر گزارو اور دیکھو کہ رات کو آس پاس کیا ہوتا ہے۔ درباری بیچارے نے بادشاہ کو سمجھانے کی بہت کوشش کی کہ یہ سردی کا موسم ہے پوری رات مینار پر گزارنے کا مطلب تو اپنی موت کو دعوت دینا ہے۔ بادشاہ نے اس کی کوئی بات نہیں سنی وہ اپنی بات پر ڈٹا رہا اور اس نے درباری کو دھمکی دی کہ اگر اس نے ایسا نہ کیا تو اسے قید میں ڈال دیا جائے گا۔

درباری بیچارا مرتا کیا نہ کرتا۔ پوری رات مینار پر گزارنے پر آمادہ ہو گیا۔ اس کے پاس جتنے گرم کپڑے تھے اس نے سب یک کے اوپر ایک پہن لیے۔ اس کے باوجود مینار کے اوپر بہت سردی تھی۔ وہ سردی کو بھگانے کے لیے چہل قدمی کرتا رہا کہ جسم میں

کچھ حرارت پیدا ہوتی رہے۔ اس ہی طرح ساری رات گزر گئی صبح ہونے میں ابھی تھوڑا ہی وقت باقی تھا کہ اس نے دیکھا دور کہیں آگ لگی ہوئی ہے۔ اس نے سوچا کہ شاید کسی نے اپنے آپ کو گرم کرنے کے لیے آگ جلائی ہے۔ جب سورج نکل آیا تو وہ بادشاہ کے سامنے پیش ہو گیا۔

بادشاہ نے اس سے پوچھا ہاں بھئی بتاؤ رات کیسی گزری اور تم نے آس پاس کیا دیکھا۔ درباری نے کہا رات اتنی سردی تھی کہ رگوں میں خون تک جما جا رہا تھا۔ ہاں نور کے تڑکے میں نے دیکھا کہ دور ایک جگہ آگ لگی ہوئی ہے میں نے بہت غور کیا لیکن یہ نہیں جان سکا کہ وہ کیسی آگ ہے۔

بادشاہ نے کہا اچھا تم رات کو آگ تاپتے رہے اور شکایت کر رہے ہو کہ مینار پر بہت سردی تھی۔ درباری کو بادشاہ کے اس جملے پر بہت غصہ آیا لیکن وہ اس کے سامنے کچھ بول نہیں سکا۔ سوچنے لگا بادشاہ کو کیسے مزہ چکھاؤں۔

چند ماہ گزرے تو ایک دن درباری نے بادشاہ اور اس کے وزیروں کو اپنے گھر کھانے کی دعوت دی۔ مقررہ دن بادشاہ اپنے وزیروں کے ساتھ درباری کے گھر پہنچ گیا۔ مہمانوں کو بڑے ادب سے بٹھایا گیا۔ ان کی خدمت میں قسم قسم کے مشروبات پیش کیے گئے۔ اب سب لوگ کھانے کا انتظار کرنے لگے مگر ایک گھنٹہ گزر گیا کھانا نہیں آیا پھر دو گھنٹے گزر گئے لوگوں کی بے چینی بڑھنے لگی۔ جب تین گھنٹے گزر گئے تو ایک وزیر سے رہا نہیں گیا۔ اس نے درباری سے پوچھا کیا ہمیں کھانا کھلانے کا آپ کا ارادہ نہیں ہے۔

CamScanner

درباری نے کہا اصل میں ابھی کھانا تیار نہیں ہوا باورچی کھانا پکا رہا ہے۔ جیسے ہی کھانا تیار ہوگا آپ کی خدمت میں پیش کر دیا جائے گا۔ وزیر سے بھوک برداشت نہیں ہو رہی تھی اس نے کہا چلو باورچی خانہ میں دیکھتے ہیں کھانے میں کتنی دیر ہے۔ جب وزیر باورچی خانہ میں پہنچا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ چھت سے بندھی ایک دیگ لٹک رہی ہے اور اس کے نیچے ایک چھوٹا سا دیا جل رہا ہے۔ وزیر نے کہا یہ کیا مذاق ہے بھلا اتنا سا دیا اتنی بڑی دیگ کو پکا سکتا ہے۔ درباری نے کہا کہ آپ یہ بات نہیں سمجھ سکتے مگر بادشاہ سلامت ضرورت سمجھ جائیں گے۔ وزیر نے جا کر جب بادشاہ کو سارا ماجرا سنایا تو بادشاہ کو کچھ یاد نہیں آیا کہ اس نے ایک رات درباری کے ساتھ کیا کیا تھا۔ اس نے درباری کو بلا کر پوچھا کہ ایک چھوٹا سا دیا پوری دیگ کیسے پکا سکتا ہے۔ درباری نے کہا! کہ عالم پناہ جان کی امان پاؤں تو عرض کروں؟ ہاں کہو! کیا کہنا چاہتے ہو؟

درباری نے کہا یہ دیا اس ہی طرح دیگ پکا سکتا ہے جیسے میں نے اس سرد رات میلوں دور جلتی آگ سے گرمی حاصل کی تھی۔ یہ سن کر بادشاہ بہت شرمندہ ہوا۔

CamScanner